سوال

(120)جمعہ کے لیے کم از کم ایک رکعت باجماعت پانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے جمعہ ادا کرنے کے لیے مسجد میں خطبہ شروع ہونے سے پہلے حاضری دی، نوافل وغیرہ ادا کیے، خطبہ جمعہ سنا، جب نماز شروع ہوئی تو ایک رکعت پڑھنے کے بعد اس کا وضو ٹوٹ گیا، وضو کرتے کرتے جماعت مکمل ہو گئی، اب یہ شخص نماز جمعہ پڑھے گا یا اسے ظہر ادا کرنا ہوگی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

:جس آدمی نے نماز جمعہ کے لیے اس قدر دوڑ دھوپ کی ہے امید ہے کہ اسے اللہ کے ہاں اس کا پورا پورا اجر ملے گا، اگرچہ ایک مجبوری کی وجہ سے اسے نماز توڑنا پڑی پھر وضو کرتے کرتے اس کی جماعت نکل گئی لیکن ہمارے رحجان کے مطابق اب اسے نماز ظہر پڑھنا ہوگی، کیونکہ نماز کے لیے کم از کم ایک رکعت پانا ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی نماز کی ایک رکعت حاصل کرلی تو اس نے بلاشبہ مکمل نماز حاصل کرلی۔‘‘[1]ایک روایت میں جمعہ کی نماز کے متعلق صراحت ہے کہ: ’’جسے جمعہ کی ایک رکعت ملے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملالے۔‘‘[2]

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک رکعت امام کے ساتھ مل گئی تو اس کی نماز جمعہ کی نماز شمار ہوگی، اس لیے اسے صرف ایک رکعت مزید پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہیے۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے: ’’جس نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے نماز جمعہ کو پالیا، ہاں جو رکعت رہ گئی ہے اسے پورا کرلے۔‘‘[3]

ان روایات میں اشارہ ہے کہ اگر ایک رکعت سے کم ملے تو اس کی نماز جمعہ نہیں ہوگی تب اسے نماز ظہر پڑھنی چاہیے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے کہ اگر نمازی کو نماز جمعہ کی مکمل ایک رکعت نہ ملے تو ظہر کی چار رکعات پڑھنی چاہئیں، اس کی نماز جمعہ نہیں ہوئی، حدیث کا یہی تقاضا ہے۔ اگرچہ کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ اگر کوئی دوسری رکعت کے تشہد میں شامل ہوا تب بھی اسے اپنی بقیہ نماز جمعہ مکمل کرنا چاہیے۔ صورت مسؤلہ میں تو اسے جماعت کے ساتھ کچھ بھی نہیں ملا، جو رکعت ملی تھی وہ بھی وضو ٹوٹنے سے ختم ہوگئی، اس لیے اسے پوری نماز ظہر پڑھنا ہوگی۔ (واللہ اعلم)

---

[1]بخاری، مواقیت الصلوۃ: ۵۸۰۔

[2]ابن ماجہ، اقامۃ الصلوۃ: ۱۱۲۱۔

[3] بیہقی ص۲۰۴، ج۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:143

محدث فتویٰ